میری انتہائی کوشش یہ ہے کہ ہر شخص جو جماعت میں داخل ہو' وہ اس بڑے پروگرام کو سمجھے اور اس پر عمل درآمد کرے جو شعوری مسلمان ہونے کے ساتھ ہی آپ سے آپ اس کی زندگی کے لیے قرار پا جاتا ہے۔ مجھے حیرت ہوتی ہے جب میں اپنے رفقا سے بسا اوقات اس قسم کی باتیں سنتا ہوں کہ "ہمارے لیے کرنے کا کام کیا ہے؟" میں پوچھتا ہوں کہ کیا اپنی تمام کمزوریوں کو آپ دور کر چکے ہیں؟ کیا ان تمام حقوق کی ادائیگی سے بھی آپ فارغ ہو چکے ہیں جو اللہ اور اس کے دین کی طرف سے آپ کے دماغ پر' آپ کے دل پر' آپ کے اعضاء و جوارح پر' آپ کی ذہنی و جسمانی قوتوں پر اور آپ کے مملوکہ اموال پر عائد ہوتے ہیں؟ اور کیا آپ کے گردوپیش کوئی انسان بھی خدا سے غافل یا گمراہ یا دین حق سے ناواقف یا اخلاقی پستیوں میں گرا ہوا باقی نہیں رہا ہے جس کی اصلاح کا فرض آپ پر عائد ہوتا ہو؟---اگر ایسا نہیں ہے تو آپ کے اندر یہ تخیل آ کہاں سے گیا کہ آپ کے لیے کرنے کا کام کوئی نہیں رہا ہے اور آپ کو کچھ اور کام بتایا جائے جس میں آپ مشغول ہوں۔ یہ سارے کام تو ان ہوئے پڑے ہیں جو آپ سے ہر وقت کا شدید انہماک چاہتے ہیں اور ایک لمحہ دم لینے کی فرصت بھی نہیں مل سکتی۔

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

(روداد جماعت اسلامی' حصہ اول' ص ۷۸-۷۹)

(خیر خواہ)